سوال

(591) رمضان میں ایک نیکی ستر نیکیوں کے برابر اور گناہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں ہر نیک عمل کا ثواب ستر درجے بڑھ جاتا ہے کیا اسی طرح گناہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے اگر ہوتا ہے تو کیا یہ اس کی شان کریمی کے خلاف نہیں ؟ اور رمضان کی برکات پر حرف نہیں آئے گا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں نیکی کا اجر و ثواب ستر گنا بڑھنے والی روایت سنداً اگرچہ ضعیف ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ صدق واخلاص کے اعتبار سے ایک نیکی بلا حساب تک جا پہنچتی ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

إِنَّما يُوَفَّى الصّـٰبِرونَ أَجرَ‌هُم بِغَيرِ‌ حِسابٍ ﴿١٠﴾... سورة الزمر

اہل تاویل و تفسیر نے "صابرون" کی تشریح روزہ داروں سے کی ہے۔

اور صحیح حدیث میں ہے۔

«الا الصوم فانه لی وانا اجزي به»

اور جہاں تک برائی کا تعلق ہے سو اس کے ارتکاب سے رمضان غیر رمضان میں اضافہ نہیں ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

«فان هو هم بها فعملها كتبها الله له سيئة واحدة» (صحیح بخاری)

یعنی "بندہ اگر گناہ کا قصد کر کے برائی کر گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے صرف ایک برائی درج کرتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ہے۔

مَن جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ‌ أَمثالِها ۖ وَمَن جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلا يُجزىٰ إِلّا مِثلَها وَهُم لا يُظلَمونَ ﴿١٦٠﴾... سورة الانعام

"جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی۔"

اور الاعرج کی روایت میں ہے۔

«فاکتبوھالہ بمثلھا» اور صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے۔

«فجزاء ہ بمثلھا او اغفر» اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے اخیر میں الفاظ یوں ہیں۔

«او یمحوھا» مفہوم اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم یا توبہ یا استغفار یا اچھا عمل کرنے سے برائی کو مٹا دیتا ہے لیکن پہلا معنی حدیث ابوذر کے قریب تر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

«ویستفاد من التاکید بقولہ واحدۃ ان السیئۃ لا تضاعف کما تضاعف الحسنۃ وھو علی وفق قولہ تعالیٰ : فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا

یعنی "سیئۃ کے ساتھ واحدۃ کی تاکید سے یہ بات مستفاد ہے کہ برائی میں اضافہ نہیں ہوتا جس طرح کہ نیکی میں کئی گناہ اضافہ ہوتا ہے اور یہ اللہ کے فرمان

فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ... ١٦٠ ... سورة الانعام

کے عین مطابق ہے۔ ابن عبد السلام نے اپنی "امالی" میں کہا تاکید کا فائدہ یہ ہے کہ یہاں اس شخص کا وھم رفع کرنا مقصود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو برا عمل اس پر لکھ دیا جاتا ہے اور قصد برائی بدی میں مزید اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔

دراں حالیکہ معاملہ اس طرح نہیں برائی صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے ہاں البتہ بعض اہل علم حرم مکی میں برائی کے ارتکاب کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اسحاق بن منصور نے کہا میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا:

«ہل ورد فی شئی من الحدیث ان السیۃ تکتب باکثر من واحدۃ؟ قال : لا ما سمعت الا بمکۃ لتعظیم الحرم»

"کیا کسی حدیث میں وارد ہے کہ برائی بھی ایک سے زیادہ لکھی جاتی ہے جواباً فرمایا: میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی ہاں البتہ حرم کی تعظیم و احترام کی خاطر مکہ میں اضافہ ہو جاتا ہے"۔

تاہم جمہور زمان و مکان کے اعتبار سے عظیم کے قائل ہیں لیکن بعض دفعہ شناعت کا تفاوت پایا جاتا ہے اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کہ قرآن مجید میں ازواج مطہرات کے بارے میں تو تضعیف عذاب کی نص موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ... ٣٠ ... سورة الاحزاب

''تم میں سے جو کوئی صریح نا شائستہ الفاظ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دینے کی حرکت کرے اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی عظمت کی بناء پر ہے کیونکہ ازواج مطہرات سے فحش گوئی کا وقوع ایک زائد امر کا متقاضی ہے وہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اذیت دینا۔ (فتح الباری 11/328-329)

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ برائی صرف ایک ہی برائی رہتی ہے اس میں اضافہ نہیں ہوتا چاہے موسم رمضان ہو یا غیر لیکن ایام مبارکہ میں اس کے وقوع پر نکیر کا سختی سے اظہار کیا گیا ہے ۔

«یا باغی الشر اقصر» میں اس بات کی طرف اشارہ ہے ۔ (قال الترمذی : ہذا حدیث غریب)

دوسری روایت میں ہے ۔

«من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه» (صحيح بخاري باب من لم يدع قول الزور)

امت مرحومہ پر اللہ رب العزت کا عظیم احسان ہے کہ ایک ایک نیکی میں بے پناہ اضافہ کر دیا ۔ جبکہ بدی میں تعدی کے بجائے اسے اپنی جگہ بند رکھ کر توبہ و انابت کی دعوت عام دی تاکہ گناہ گار سیاہ کار بندے اس کی آغوش رحمت میں داخل ہو کر بہشت کے وارث بن سکیں اسی بناء پر ترغیب دی گئی ۔

«من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه» (صحيح بخاري كتاب الصيام)

اور جب اس کی مرضی ہو تو حقوق العباد کو بھی معاف فرما کر ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول دونوں کو خوش کر دیتا ہے ۔

لا يُسـَٔلُ عَمّا يَفعَلُ وَهُم يُسـَٔلونَ ﴿٢٣﴾... سورة الانبياء

إِنَّ اللَّهَ يَغفِرُ الذُّنوبَ جَميعًا ... ﴿٥٣﴾... سورة الزمر

لہذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رمضان المبارک میں نیکی کی طرح برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے بالا شرعی نصوص کے منافی نظریہ ہے اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں کو برکات رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے آمین!

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص865

محدث فتویٰ